بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا عورت مرد اور مرد عورت کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا خاتون مرد کی طرف سے یا مرد خاتون کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے؟

جواب

حج بدل کی باقی تمام شرائط پائی جائیں تو عورت، مرد کی طرف سے اور مرد، عورت کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہے البتہ افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اُس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ مرد ہو اور اگر عورت یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچے سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

”إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ“

یعنی: اللہ کے فریضہ نے جو حج کے متعلق بندوں پر ہے میرے باپ کو بہت بڑھاپے میں پایا ہے جو سواری پر بیٹھ نہیں سکتا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع میں ہوا۔ (صحیح بخاری، حدیث 1855، صفحہ 292، مطبوعہ: ریاض)

اس حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: ”عورت مرد کی طرف سے حج کر سکتی ہے اگرچہ مرد و عورت کے طریقہ حج میں قدرے فرق ہوتا ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 89، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بہار شریعت میں ہے: ”افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اُس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا باندی یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچہ سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 1204، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2347

تاریخ اجراء: 28 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/26 مئی 2025ء